السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

استسقاء سے متعلق چند مسائل

---

# الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

استسقاء کی نماز کےلیے میدان میں جانے کے موقع پر، امام یا مقتدی کے ننگے سر جانے کی کسی روایت میں تصریح نہیں آئی ہے، صرف چادر اوڑھ کر جانے کا ذکر آیا ہے۔ لوگوں کے سر کھلے ہوئے تھے یاڈھکے ہوئے؟ اس کی تصریح نہیں ہے۔ البتہ ثیاب بذلہ کام دھام کی حالت اور پرانے دھرانے کپڑوں میں خشوع وتواضع اور مسکنت کے ساتھ میدان میں جانے سے اشارۃ یہ نکلتا ہے کہ سر پر ٹوپی یا پگڑی یارومال جوزینت کے لباس ہیں نہیں تھے۔ واللہ اعلم۔

نمبر 2 : ہاں پشت کودعا کی حالت میں اتنی اونچی اٹھالینا کہ بغل دکھائی دینے لگے سنت ہے۔ اوریہ طریقہ دعا میں امام اورمقتدی دونوں کےلیے مشروع ہے۔

نمبر 3۔ اس موقع پرچادر کا استعمال کرنا اوراس کواس طرح الٹنا کہ نیچے کا حصہ اوپر ہوجائے اوراوپر کا حصہ نیچے اوردائیں جانب کا حصہ بائیں جانب ہوجائے اوربائیں جانب کا حصہ دائیں جانب ہوجائے۔ امام اورمقتدی دونوں کےلیے مشروع ومسنون ہے۔

نمبر 4۔ صبح کوطلوع آفتاب یعنی : وقت مکروہ نکل جانے کے بعد نماز استسقاء کا وقت شروع ہوجاتا ہے۔ ویسے دن میں اوقات مکروہ کے علاوہ ہر وقت پڑھی جاسکتی ہے۔

نمبر 5۔ خطبہ نماز سے پہلے دیاجائے یابعد میں دونوں جائز ہے، لیکن راجح اوراولیٰ یہ ہے کہ نماز کے بعد دیا جائے۔ میدان میں پہنچ کرامام لوگوں کے ساتھ نماز فجر کی طرح دورکعت نماز ادا کرے۔ پھر لوگوں کو عظ کہے اور آخر وعظ میں قبلہ رُو ہوکر چادر کومذکورہ طریقہ پرالٹ دے اورہاتھ اٹھا کر بلند آواز سے دعا شروع کردے اورمقتدی بھی اس کے ساتھ اپنی چادروں کوالٹیں اورہاتھ اٹھا کرامام کے دعائیہ جملوں پر آمین کہیں۔ پھر امام دعا ختم کرکے مقتدیوں کی طرف رخ کرکے خطبہ پورا کرے۔ (محدث بنارس شیخ الحدیث نمبر )

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

## فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

### جلد نمبر 1

### صفحہ نمبر 331

### محدث فتویٰ